کے بارے میں اب آپ کی کیا رائے ہے ؟

اور نیازی صاحب ! یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ خمینی کی تصنیفات جو اب اردو میں بھی عام دستیاب ہیں اور شیعہ درس نظامی میں پڑھائی جا رہی ہیں ، اس سے پہلے آپ کی نظر سے نہ گزری ہوں ۔

جناب نیازی —— آپ کے فن ، کردار اور شخصیت کے متعلق گنجائش کلام جس شدت کے ساتھ محسوس کی جا سکتی ہے ، اغلباً اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ پھیلائی اور "پھولائی" جا سکتی ہے لیکن کیا کیا جائے کہ ع کفتنی اجمال ہے ناگفتنی تفصیل ہے ۔

سنا ہے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ "اس مرتبہ محرّم عید سے پہلے آگیا ہے" ۔ اس سے اندازہ ہوا کہ آپ کو اپنے ایرانی باپو اور مہاتما کا ہجر و فراق گھائل کر گیا ہے اور نقشہ ایسا ہے کہ

ع تمہیں خمینی نے مار ڈالا وگرنہ تم لوگ جی ہی لیتے

لیکن آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عید اور محرّم کا یہ "مبارک ملاپ" صرف آپ ہی کو "لاحق" نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے نواب رامپور نے بھی فرمایا تھا ؂

دیکھا ہے ہم نے چاند محرّم میں عید کا

جس پر منیر شکوہ آبادی نے گرہ لگا کر آپ جیسے بہتوں کا بھلا کر دیا تھا کہ ؂

نواب رامپور ہے نطفہ یزید کا
دیکھا ہے جس نے چاند محرّم میں عید کا

لیکن آپ کے تعلق اور قولنج کو دیکھتے ہوئے تو آنجناب کی نسبت امام شمر سے قوی تر معلوم ہوتی ہے اور امام سے نسبت قوی ہو تو نائب امام (صاحب ولایت فقیہہ) کی جدائی کے صدمہ سے جانبر ہوا تو جا سکتا ہے ۔

لیکن پتہ نہیں حضرت محمد حیات "مچھر خیل نیازی" نے عید سے پہلے محرّم کا نظارہ کس شان سے کیا ہوگا ۔

کوثر نیازی صاحب ! کیا آپ کا وہ قناعت کا دور اچھا نہیں تھا جب آپ گھٹنے نکلے ہوئے پاجامے اور پھٹی ہوئی اچکن کے ساتھ راج گڑھ سے پیدل چل کر شاہ عالم مارکیٹ لاہور ، جمعہ پڑھانے جایا کرتے تھے ، یا یہ حرص کا دور کہ آپ کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا اور آپ امام جعفر صادق کے اس فرضی قول (کہ تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے گا ، اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزّت عطا ہوگی ، اور جو اس کو ظاہر اور شائع کرے گا ، اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے گا) پر شیعوں سے بھی زیادہ سختی سے کاربند ہیں —— ؟

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

ظاہر پیر

مولانا کوثر نیازی کا باپ گم ہو گیا ہے!

قارئین مکرم! یہ عنوان دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ عنوان بظاہر ایک معمہ بھی ہے لیکن دراصل معمہ وہ ذات شریف ہیں کہ جن کی خبر عنوان بالا دے رہا ہے۔

حضرت مولانا کوثر نیازی نے اپنی عملی زندگی کا آغاز جماعتِ اسلامی میں شمولیت سے کیا تو تب بھی موصوف ایک معمہ ہی رہے۔ بخصوصاً "مسٹر کھینچے نے کہا" جیسے ناقابل فہم عنوان سے جماعت اسلامی کے کیمپوں میں مولانا کی طرف سے کئی باتیں نظر نواز ہو کر حیرانی کا باعث ہوئیں۔ اس دور میں وہ مولانا مودودی کو اپنا روحانی باپ کہتے رہے۔ لیکن جماعت سے نکلنے کے بعد مولانا نے اپنی اس محسن جماعت اور روحانی باپ کا خوب خوب تعارف کرایا۔ پھر پی پی پی میں شمولیت سے آپ کو چار چاند لگے تو امیر بنے، وزیر بنے، مصنف بنے اور مولوی دھکی کہلائے۔ بھٹو کی ضخیم سوانح بھی رقم کی اور انہیں اپنا سیاسی باپ بھی سمجھا۔ بھٹو تختہ دار پہ "چڑھ دوڑے" تو مولانا نے پی پی پی سے روٹھ کر ایک الگ جماعت بنالی مگر وہ ان کی رنگین مزاجی کے ہاتھوں دم توڑ گئی۔ پھر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں مولانا نے وفاداری بشرط استواری کے ثمرات سے خوب تمتع حاصل کیا —— اور اب مولانا ایک نئے انداز سے سرگرم عمل ہیں کس انداز سے ....؟ شاید حافظ کے الفاظ میں ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

جی ہاں! اب مولانا کوثر نیازی نے خمینی جیسے متعصب اور سفاک شیعہ کو نہ صرف "رہبر کبیر"

قرار دیا ہے بلکہ ایک فارسی شعر کی مدد سے مزید وضاحت یہ بھی فرمائی ہے کہ مرگِ خمینی، موصوف کے لیے ایسا جانکاہ صدمہ ہے گویا مولانا کا باپ گم ہو گیا ہے۔ ہائے وہ لوگ، کہ جن کی زندگی میں "میرا پیو گواچیا" ایسے سانحے بار بار آیا کرتے ہیں ؎

یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مر کیوں نہیں جاتے

قارئین محترم! پورے تہران شہر میں پانچ لاکھ سنّی مسلمان آباد ہیں لیکن وہاں اُنھیں اپنی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت تک نہیں ملی جبکہ وہاں عیسائیوں کے بارہ ۱۲ گرجے موجود ہیں۔ ہندوؤں کے دو ۲ مندر، سکھوں کے تین ۳ گردوارے، حتیٰ کہ یہودیوں کے دو ۲ عبادت خانے اور آتش پرستوں کے بارہ ۱۲ آتشکدے موجود ہیں شاہ کے زمانہ میں عیدین کی نمازیں تہران کے پانچ لاکھ مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے لیکن جب سے خمینی انقلاب آیا ہے۔ عیدین کے موقع پر اس پارک پر مسلح افواج کا پہرہ بٹھا دیا جاتا ہے تاکہ مسلمان نمازِ عید ادا نہ کر سکیں۔ اسی طرح نمازِ جمعہ بھی مسلمانوں کو علیٰحدہ پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور کیا گیا۔ سنّی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ کیلئے نہ کوئی جلسہ کر سکتے ہیں اور نہ اپنی فلاح و بہبود کیلئے کوئی اجتماع اور نہ ہی کوئی سنّی تنظیم قائم کی جا سکتی ہے۔ ایک تنظیم مسلمانوں نے قائم کی تو خمینی کے خاص حکم سے اُسے خلافِ قانون قرار دیدیا گیا۔ سرکاری اسکولوں میں سنّی اساتذہ کو ملازمتیں نہیں دی جاتیں۔ سنّی بچے، شیعہ اساتذہ سے پڑھنے پر مجبور ہیں۔ یہ ہے مولانا کوثر نیازی کے "ابا کا اسلامی انقلاب"!

قارئین محترم! خمینی نے اپنے پیشروؤں سے بڑھ چڑھ کر شیعی بدعقیدگی کا بول بالا کیا اور اپنی امامت کا منہ کالا کیا مثلاً:

- شیعوں کے علاوہ باقی سب اُمّتِ محمّدیہ ملعون خنزیر ہے (اُصول کافی از امام جعفر)
- جمیع مسلمان مرتد بلکہ واجب القتل ہیں۔ (حق الیقین ص ۳۸۴ ——————)
- (توحید ملاحظہ کیجئے کہ) بارہ امام نورٌ من نور اللہ اور اللہ کے ہاتھ پاؤں، چہرہ اور اجزاء ہیں۔

بارہ امام اپنے علاوہ تمام کائنات کے خالق، مالک، مختارِ کل، عالم الغیب، حاضر و ناظر اور حلال و حرام کا اختیار رکھتے ہیں جنت و دوزخ اُن کے قبضہ میں ہے۔ (اُصول کافی، کتاب الحجہ)